السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ مجھ پر قسم ہے تیری طلاق کی اگر تو فلاں جگہ پر گئی۔ تو اگر بیوی چلی جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ جاننے کے باوجود نیت لفظ کے ساتھ وارد ہوتی ہے؟ (فتاویٰ الامارات: 22)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا قول (علی الطلاق) یہ طلاق کی قسم ہے۔

اور طلاق کی قسم طلاق نہیں ہے۔ الا کہ اگر وہ اس کا مقصد کرلے تو اس وقت طلاق واقع ہوجائے گی۔

علماء نے طلاق کی دو قسمیں بنائیں ہیں: (1) طلاق سنی (2) طلاق بدعی۔

طلاق سنی وہ ہے کہ جو سنت کے مطابق ہو اور طلاق بدعی کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اسے الفاظ میں ادا نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ پھر واقع ہونے کے بارے میں ان کے مابین اختلاف ہے۔ سنی طلاق کی شرائط میں سے گواہوں کا ہونا بھی شرط ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

طلاق اور ترکہ کا بیان صفحہ: 241

محدث فتویٰ